قومی سمی نار/ ویب نار

بہ عنوان

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ:

علمی سرمایہ اور فکری میراث

تاریخ: 3، 4/ دسمبر 2022

تصوراتی خاکہ

INSTITUTE OF OBJECTIVE STUDIES

162, Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delhi-110025

Tel: 011-26981187, 26987467, 26989253

E-mail: info@iosworld.org, ios.newdelhi@gmail.com

Website: www.iosworld.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (1746-1823) کے تعارف کے متعدد حوالے ہیں۔ وہ امام ولی اللہ محدث دہلوی کے بعد اپنے خاندان کے سرپرست کی حیثیت سے بھی نظر آتے ہیں اور مدرسہ رحیمیہ کے سربراہ کی حیثیت سے بھی۔ ایک طرف وہ قرآن کریم کی شاندار خدمات انجام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف علم حدیث اور برصغیر میں سند حدیث کے مدار ومحور کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔ ایک جانب وہ مشہور قول کے مطابق انگریزوں کے خلاف سب سے پہلے جہاد کا فتویٰ صادر کرنے والے بے باک عالم دین کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، تو دوسری جانب تحریک شہدین کے سرپرست اور روحانی پیشوا کے منصب پر فائز نظر آتے ہیں۔ ایک طرف وہ تصوف وتزکیہ کی مسند کو رونق بخشتے دکھائی دیتے ہیں تو دوسری طرف متعدد یادگار کتابوں کے مصنف کی حیثیت سے علمی دنیا کو مالا مال کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ غرض یہ کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی شخصیت ایک ہشت پہل نگینے کی شکل میں سامنے آتی ہے۔ ان کی شخصیت کے متعدد پہلو ہیں اور ان میں سے ہر پہلو آنے والی نسلوں کے لیے عظیم درس رکھتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ۲۵ر رمضان ۱۱۵۹ھ/۱۲را کتوبر ۱۷۴۶ء کو جمعرات کے دن دہلی میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کیا اور اس کے بعد اپنے والد گرامی امام ولی اللہ محدث دہلویؒ کے زیر تربیت رہ کر علوم اسلامیہ میں درک حاصل کیا۔ نوجوانی ہی میں تیر اندازی اور شہسواری میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ ابھی ان کی عمر ۱۶ر سال ہوئی تھی کہ ان کے والد ماجد کی وفات ہوگئی۔ لہٰذا شاہ عبدالعزیز نے اپنے والد کے خصوصی فیض یافتگان میں سے مولانا شاہ محمد عاشق پھلتی، مولانا نوراللہ بڈھانوی، مولانا محمد امین کشمیری، مولانا ظہوراللہ مرادآبادی، مولانا محمد جواد پھلتی، مولانا جاراللہ مہاجر مکی اور مولانا سید غلام حسین مکی سے استفادہ کر کے علوم شرعیہ میں کمال پیدا کیا۔ اس کے بعد اپنے دادا شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ کے قائم کردہ مدرسہ رحیمیہ دہلی کی ذمے داری سنبھالی اور اپنے چھوٹے بھائیوں اور خاندان کے دوسرے بچوں کی تعلیمی وتربیتی ذمے داریاں پوری حساسیت کے ساتھ انجام دیں۔ تصوف وسلوک میں بھی وہ بلند مقام پر فائز تھے۔ اپنے اجداد کی طرح سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق تھا، لیکن تصوف کے دوسرے سلسلوں کی اجازت بھی حاصل تھی۔ انھوں نے تصوف کے سلسلے میں بھی اپنے مجتہدانہ ذہن کو استعمال فرمایا تھا۔ سلاسل کے خواص کے مطابق اپنے اعزا واقربا کو سلسلۂ قادریہ میں، امراء کو سلسلۂ چشتیہ میں اور باقی لوگوں کو سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت کرتے تھے۔ ان کے تلامذہ اور روحانی خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے متعدد افراد اپنے آپ میں خود ایک دبستاں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تقریباً ۶۵ر سال تک اسلام کی بے نظیر خدمات انجام دے کر ۷ر شوال ۱۲۳۹ھ کو ۸۰ر سال کی عمر میں وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ قبرستان مہندیان میں اپنے والد اور دادا کے جوار میں سپرد خاک ہوئے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے وقت کی ضرورتوں کے لحاظ سے مختلف تصانیف بھی پیش فرمائی۔ یہ تمام تصانیف علمی

استدلال، دلائل و براہین کی ندرت، تحریر وانشاء کی رفعت اور متعلقہ مسائل کی تشریح وتوضیح میں اپنی مثال آپ ہیں۔ان کی اہم تصانیف یہ ہیں:

فتح العزیز (تفسیر عزیزی)، **الفتاویٰ فی المسائل المشکلة، بستان المحدثین**، تحفۂ اثنا عشریہ، **العجالة النافعة، میزان البلاغة، میزان الکلام، سر الشهادتین، السر الجلیل في مسئلة التفضیل، فیما یجب حفظه للناظر۔**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی شخصیت اور خدمات کا محققانہ اور منصفانہ جائزہ لینے والوں نے ان کی خدمات کو پانچ بنیادی نکات میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ قرآن کریم کی تشریح وتبلیغ

۲۔ خدمت حدیث نبوی

۳۔ اسلام کے بنیادی مآخذ ومصادر کو مشکوک بنانے والی کوششوں کا سد باب

۴۔ وسیع تر مقاصد کے لیے انگریزی استعمار سے آزادی کی جدوجہد

۵۔ افراد سازی

یہ وہ پانچ نکات ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی زندگی میں بہ آسانی دیکھا جاسکتا ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور مفتی نسیم احمد فریدیؒ جیسے معتبر اور مستند سوانح نگاروں نے معمولی حذف واضافے کے ساتھ مذکورہ نکات کو شاہ عبدالعزیز کی زندگی کا محور قرار دیا ہے۔دراصل یہ پانچوں گوشے انھیں وراثت میں ملے تھے۔ان کے والد گرامی امام ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بھی تقریباً انھیں نکات پر کام کیا اور اپنی پوری زندگی خدمت اسلام کے لیے وقف فرمادی۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے سب سے بڑے فرزند اور ان کے حقیقی جانشین ہونے کی حیثیت سے ان پانچوں کاموں کو اختیار کیا۔وہ لکیر کے فقیر نہیں بنے بلکہ انھوں نے اپنے زمانے کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان پانچوں کاموں کو مزید وسعت اور ترقی بھی دی۔یہی وجہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے توسط سے علوم ولی اللہی کا فیضان آج تک جاری ہے اور امت مسلمہ آج بھی فکر ولی اللہی سے مستفید ہو رہی ہے۔اگر شاہ ولی اللہ کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو جاتا یا انھیں شاہ عبدالعزیز جیسا لائق وفائق فرزند نہ ملتا تو شاید نقشہ کچھ اور ہوتا۔اس سلسلے میں مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی نے لکھا ہے:

> ’’شاہ ولی اللہ کے علوم وکمالات کے وارث ان کے صاحب زادے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تھے۔حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت شاہ ولی اللہ کے افکار ونظریات اور علوم کی تعلیم واشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ ثابت ہوئے۔ایسے کہ کہا جاسکتا ہے کہ شاہ ولی اللہ کے علوم، ان کا طریقہ اور کام جو محفوظ ہے وہ شاہ عبدالعزیز کی وجہ سے ہے۔شاہ عبدالعزیز کے شاگردوں کی بڑی تعداد نے بھی علوم ولی اللہی کی تعلیم واشاعت کے لیے ایسی جہد مسلسل کی کہ مستقبل بعید تک ان کی حفاظت وصیانت کا سامان ہوگیا۔‘‘ (مقدمہ بستان المحد ثین، ترتیب جدید نور الحسن راشد کاندھلوی، ص۸۹، ۹۰)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی خدمات اتنی متنوع اور اتنی وسیع ہیں کہ ان کا تحقیقی جائزہ لینے کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ ان کی خدمات کے مذکورہ بالا پانچ گوشوں میں سے ہر گوشہ تحقیق وجستجو کا محتاج ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر وتشریح، اس کو معاشرے میں اتارنے کی عوامی اور خصوصی کوششیں، احادیث مبارکہ کی نشر واشاعت اور دروس حدیث کے حلقوں کا قیام، سند حدیث کا تحفظ اور اساتذۂ حدیث کی تربیت، قرآن وحدیث اور صحابۂ کرام کے حقیقی مقام کو متاثر کرنے والی نامسعود کوششوں کا تعاقب، انگریزی استعمار کے خلاف اعلان جنگ اور تحریک شہیدین کی سرپرستی جیسے مستقل علمی موضوعات شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی مبارک زندگی کے روشن عناوین ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان عناوین کو بحث وتحقیق کا موضوع بنایا جائے، تاکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی خدمات کی تعیینِ قدر بھی ہوسکے اور اس کی روشنی میں مستقبل کی تعمیر بھی کی جاسکے۔ یہ مسلمانوں کی ایک تاریخی وتہذیبی ضرورت بھی ہے اور ہندستان کی تعمیر وترقی کا ایک انفرادی پہلو بھی۔

اس ضرورت کے پیش نظر انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے 3، 4/دسمبر 2022 کو دہلی میں ''شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ: علمی سرمایہ اور فکری میراث'' کے مرکزی موضوع پر ایک قومی سمینار/ ویب نار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سمینار میں درج ذیل ذیلی عناوین کو موضوع گفتگو بنایا جائے گا:

- ☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور تحریک رجوع الی القرآن
- ☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور علوم حدیث
- ☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی استعمار مخالف جدوجہد
- ☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اپنی تصانیف کے آئینے میں
- ☆ صحابۂ کرام اور اہل بیت کے متعلق شاہ عبدالعزیز کے نظریات
- ☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے معاصرین اور ممتاز تلامذہ

اہم تاریخیں:

خلاصۂ مقالات جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) **31/اکتوبر 2022**

ادارے کی جانب سے منتخب خلاصۂ مقالات کی اطلاع **5/نومبر 2022**

مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) **28/نومبر 2022**

خلاصۂ مقالات ان ای میلز پر بھیجیں: info@iosworld.org, ios.newdelhi@gmail.com

استفسار کے لیے رابطہ کریں:

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز
162، جوگابائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25
فون: 91-11-26981187, 26989253, 26987467
موبائل: 9654058854

❑ ❑ ❑